پاکستانی معیشت کی کیفیت

مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی رپورٹ

1.1 معاشی صورتحال

پاکستان کی معیشت بڑھتے ہوئے دباؤ کا شکار نظر آرہی ہے۔ کئی منفی ملکی و عالمی واقعات اہم معاشی اظہاریوں میں بگاڑ کا باعث بن رہے ہیں (دیکھئے **جدول 1.1**)۔ پانچ سال میں پہلی بار حقیقی جی ڈی پی کی نمو 6 فیصد سے کم ہوجانے اور گرانی کی شرح دوہندسی ہوجانے کا خطرہ ہے۔ مالیاتی خسارے میں خاصا اضافہ ہونے کی پیشگوئی ہے اور سالانہ جاری حسابات کا خسارہ بطور فیصد جی ڈی پی ریکارڈ سطح پر پہنچنے والا ہے (دیکھئے **جدول 1.2**)۔ بیرونی حسابات میں کمزوری زرمبادلہ کے گھٹتے ہوئے ذخائر (اور مئی 2008ء کے پہلے ہفتے میں روپے کی قدر میں 7.3 فیصد کمی) کی شکل میں نظر آرہی ہے۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے

		م س06ء	م س07ء	م س08ء
		شرح نمو (فیصد)		
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	جولائی تا مارچ	8.0	9.0	4.8
برآمدات (ایف او بی)	جولائی تا اپریل	17.2	2.9	10.2
درآمدات (سی آئی ایف)	جولائی تا اپریل	40.4	8.9	28.3
ٹیکس محاصل (ایف بی آر)	جولائی تا اپریل	21.3	20.0	16.3
صارف اشاریہ قیمت (12 ماہی حرکت پذیر اوسط)	جولائی تا اپریل	8.2	7.8	9.8
نجی شعبے کو قرضہ	جولائی تا 10 مئی	19.9	12.5	14.9
رسدزر (زر2)	جولائی تا 10 مئی	12.3	14.1	9.0
		ارب امریکی ڈالر		
کل سیال ذخائر[1]	آخر اپریل	13.1	13.7	12.3
ملکی ترسیلات	جولائی تا اپریل	3.6	4.5	5.3
بیرونی نجی سرمایہ کاری	جولائی تا اپریل	4.0	5.9	3.6
		جی ڈی پی کا فیصد[2]		
مالیاتی خسارہ	جولائی تا دسمبر	1.8	1.9	3.6
تجارتی خسارہ	جولائی تا اپریل	7.5	7.8	10.7
جاری حسابات کا خسارہ	جولائی تا اپریل	3.1	4.6	7.0

[1] اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں کے پاس

[2] پورے سال کی جی ڈی پی کی بنیاد پر۔ م س08ء کے لیے سال کی تخمین شدہ جی ڈی پی استعمال کی گئی ہے۔

م س = مالی سال

تاہم ان خرابیوں کے باوجود یہ بات اہم ہے کہ پچھلے پندرہ برس کے دوران ساختی اصلاحات اور آزاد کاری کے اقدامات کے نتیجے میں معیشت میں بنیادی طور پر خاصی لچک پیدا ہوگئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مزید اصلاحات کے ذریعے معاشی استحکام حاصل کرنے پر توجہ دی جائے اور اصلاحی اقدامات کیے جائیں تو معیشت کی نمو کی رفتار پھر تیز ہوسکتی ہے۔

تازہ ترین اعداد و شمار سے صاف ظاہر ہے کہ مالی سال 2008ء میں معیشت میں سست رفتاری بنیادی طور پر اشیا پیدا کرنے والے شعبوں میں آئی۔ مثال کے طور پر اہم فصلوں کی مایوس کن پیداوار نے م س08ء کے دوران نمو کو سست کرنے میں بڑا کردار ادا کیا۔ یہ شعبہ ساری دنیا میں موسمی حالات سے متاثر ہوتا ہے لیکن پاکستان میں کاشتکاروں کو زرعی اجناس کی قیمتوں کے تعین کے حوالے سے غیر یقینی پالیسی، خام مال (کیڑے مار دوائیں، بیج وغیرہ) کے معیار کے بارے میں ناکافی قواعد و ضوابط اور ناقص انفرا اسٹرکچر (پانی کے انتظام، ذخیرہ کاری اور پروسیسنگ کی سہولتوں نیز کھیت سے منڈی تک سڑکیں نہ ہونے کے حوالے سے) کی وجہ سے بھی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی طرح ادارہ جاتی قرض کی سہولت اور کاشتکاروں کے لیے فعال فیوچر مارکیٹ اور فصلوں کے بیمے کے

ذریعے خطرہ کم کرنے کے عمل سے قدر اضافی کو بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔ مذکورہ بالا شعبوں پر پالیسی سازی کا عمل مرکوز کرنے سے پیداواریت میں اضافے اور بعداز پیداوار نقصانات میں کمی کی صورت میں جلد نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔مزید یہ کہ چونکہ پاکستان بہت سی زرعی اجناس کم لاگت پر پیدا کرتا ہے اور آئندہ کئی برسوں تک اجناس کی عالمی قیمتیں بلند رہنے کا امکان ہے اس لیے زرعی اصلاحات وسیع البنیاد فوائد کا باعث بن سکتی ہیں اور ان سے آمدنی میں اضافے کے علاوہ غربت اور گرانی کم کرنے اور برآمدات کو بڑھانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ زرعی یافت میں اضافہ کرنے کے اقدامات صنعت کے لیے بھی فائدہ مند ہوسکتے ہیں اور ان کے نتیجے میں سستا خام مال مہیا ہونے اور نچلی سطح پر قدر اضافی رکھنے والی سرمایہ کاری کی امید پیدا ہوتی ہے۔ یہ صورتحال ملک کی اشیا سازی کی اور برآمدی استعداد کو متنوع بنانے میں مدد دے گی جس سے پیداواری اتار چڑھاؤ میں کمی آئے گی۔

جدول1.2:اہم معاشی اظہاریے

	م س07ء عبوری اعدادوشمار	م س08ء اصل ہدف	م س08ء اسٹیٹ بینک کا تخمینہ
شرح نمو(فیصد)			
جی ڈی پی	7.0	7.2	5.5 - 6.0
گرانی	7.8	6.5	11.0 - 12.0
زری اثاثے (زر2)	19.3	13.7*	17.0 - 19.0
ارب امریکی ڈالر			
برآمدات (ایف او بی، بی او پی ڈیٹا)	17.1	18.9	19.9
درآمدات (ایف او بی، بی او پی ڈیٹا)	27.0	29.6	34.0
برآمدات (ایف او بی، کسٹم ڈیٹا)	17.0	19.2	18.3
درآمدات (سی آئی ایف، بی او پی ڈیٹا)	30.5	32.3	39.0
کارکنوں کی ترسیلات	5.5	5.8	6.2 - 6.7
جی ڈی پی کا فیصد			
میزانیہ توازن	-4.3	-4.0**	(-)6.5 - (-)7.0
جاری حسابات کا توازن☆	-5.3	-5.0	(-)7.3 - (-)7.8

(*)اس کا اعلان جولائی تا دسمبر م س08ء کے زری پالیسی بیان میں کیا گیا۔(**) بجٹ تخمینے ☆سرکاری منتقلیوں کے بغیر۔

نوٹ: مندرجہ اہداف حکومت پاکستان کے مقرر کردہ ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے تخمینے وسط مئی 2008ءتک دستیاب معلومات کی بنیاد پر لگائے گئے ہیں۔

پیداواریت میں بہتری ملکی گرانی کی روک تھام میں بھی معاون ہوسکتی ہے۔ پاکستان کے لیے گرانی بہت سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔ اپریل 2008ء میں گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 17.2 فیصد (سال بسال) تھی جو اپریل 1995ء سے اب تک بلند ترسطح ہے۔اس گرانی کے کم ازکم ایک حصے کا سبب ملکی رسدی دھچکے ہیں جنہوں نے مجموعی طلب اور اجناس کی عالمی مہنگائی کے اثرات کو مزید سنگین کر دیا ہے۔خاص طور پر اجناس کی بین الاقوامی قیمتیں اثر انداز ہوئی ہیں اور ملکی صارفین پر ان کا اثر بڑھتا جارہا ہے۔سرکاری قیمتیں بڑھ رہی ہیں، اجرتوں میں اضافے کا دباؤ موجود ہے اور درآمدہ گرانی میں بھی اضافے کا رجحان پایا جاتا ہے۔اس سے واضح ہے کہ قلیل مدت میں نرخوں کے استحکام کو برقرار رکھنا دشوار ہوسکتا ہے۔ مالیاتی اقدامات (ٹیرف میں کٹوتیاں اور زراعانت) بھی جن کا مقصد کم ازکم جزوی طور پر عام لوگوں کو خوراک اور توانائی کی مہنگائی سے تحفظ دینا ہے، ان کے ناپائیدار ثابت ہونے کا امکان ہے کیونکہ مالیاتی خسارہ پہلے ہی بہت زیادہ ہے۔اس قسم کے اقدامات ہمیشہ بہت احتیاط کے ساتھ کیے جانے چاہئیں جن میں صرف بہت غریب اور ضرورت مند طبقات کو فائدہ پہنچے۔

اس ماحول میں یہ اور بھی ضروری ہوجاتا ہے کہ زری پالیسی اس طرح تشکیل دی جائے کہ معیشت میں موجود طلب کو بڑھانے والے گرانی کے دباؤ کو قابو میں رکھا جاسکے۔پچھلے چھ ماہ کے دوران توسیعی مالیاتی پالیسی نے اسٹیٹ بینک کی جانب سے مسلسل زری سختی کے اقدامات کو بے اثر اور کمزور کیا ہے۔حکومتی قرض گیری کا اثر خاص طور پر مالی سال 2008ء میں نمایاں رہا ہے اور 10 مئی 2008ءتک یہ قرض بڑھ کر 551.0 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے جو ریکارڈ ہے (مالی سال 2007ء کے اسی عرصے میں یہ قرض صرف 45.7 ارب روپے تھا) جس سے واجب الادا مجموعی

قرض 940.6 ارب روپے ہوگیا ہے۔ یہ رجحان جاری رہا تو گرانی میں مزید اضافہ ہوگا۔

دوسرے الفاظ میں حکومت کو نہ صرف مالیاتی خسارے کی نمو روکنے کے لیے ہنگامی اقدامات کرنے ہوں گے بلکہ اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے مرکزی بینک کے علاوہ دیگر انتظامات بھی کرنے پڑیں گے۔ مالیاتی صورتحال کے بارے میں مالی سال 2008ء کی صرف پہلی ششماہی کی معلومات دستیاب ہیں تاہم اندازہ ہے کہ جولائی تا مارچ کا مالیاتی خسارہ (جی ڈی پی کے تناسب کے طور پر) مالی سال 2007ء کے سالانہ خسارے سے زیادہ ہوگا۔ نئی حکومت نے کلی معاشی استحکام کی خاطر ٹیکس بیس کو بڑھانے اور اخراجات میں کمی لانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ حکومت نے خسارے کو پورا کرنے کے لیے اپنے ذرائع کو متنوع بنانے اور مرکزی بینک پر انحصار کم کرنے کے ارادے کا بھی اظہار کیا ہے۔ معیشت کی نمو کی رفتار کو قائم رکھنے کے لیے ان مقاصد کی تکمیل بہت ضروری ہے۔

حد سے بڑھے ہوئے مالیاتی تحرک، توانائی کی متعینہ قیمتوں میں اضافے، شرح مبادلہ میں حالیہ تبدیلیوں اور مسلسل سخت زری موقف [1] سے بھی ملک کا تجارتی خسارہ کافی حد تک بہتر ہونے کی توقع ہے۔ یہ خسارہ خاصے عرصے سے بلند چلا آرہا ہے، اب اسے کم کرنا ضروری ہے۔ چونکہ درآمدات کا نصف سے زیادہ خوراک اور پٹرولیم پر مشتمل ہے اس لیے قلیل مدت میں درآمدات کو گھٹانے کی گنجائش کم ہے۔ علاوہ ازیں امکان ہے کہ ملک کو انفرااسٹرکچر خصوصاً بجلی کی پیداوار کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے درآمدات میں اضافہ کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ چنانچہ وسط تا طویل مدت میں پالیسی سازوں کی توجہ برآمدات کی نمو کے لیے ساختی رکاوٹوں کو دور کرنے پر مرکوز ہونی چاہیے۔ زراعانت سے کارکردگی بہتر بنانے کی ترغیب نہیں ملتی، مالیاتی لاگت میں اضافہ ہوتا ہے اور اکثر پیداواریت بڑھانے کے بجائے وقتی فوائد حاصل کرنے پر توجہ ہوتی ہے۔ چنانچہ پالیسیاں ایسی ہونی چاہئیں کہ کاروبار کرنے کی لاگت کم ہو، اہم خام مال (پانی، بجلی وغیرہ) کی مؤثر فراہمی یقینی ہوسکے اور نقل وحمل میں بہتری آسکے۔

علاوہ ازیں خدمات کی برآمدات مثلاً آئی ٹی اور سیاحت کے شعبے میں اضافہ لانے اور مشرق ایشیا اور مشرق وسطیٰ کی معیشتوں کی لیبر مارکیٹ سے فائدہ اٹھا کر زرمبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔ ہنرمند محنت کشوں سے جو پیداواری فوائد حاصل ہوں گے ان کے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو ترغیب دینے، کارکنوں کی ترسیلات کو بڑھانے اور اشیا و خدمات کی برآمدات میں اضافہ کرنے کے حوالے سے اثرات ہوں گے۔

آخر اپریل 2008ء تک ادائیگیوں کے توازن میں ریکارڈ کیا جانے والا تجارتی خسارہ 12.7 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو براہ راست جاری حسابات کے ریکارڈ خسارے کا سبب بنا۔ اس کے نتیجے میں معیشت پر دباؤ پڑا اور بین الاقوامی مالی منڈیوں میں جاری مسائل نے اس معاملے کو اور سنگین بنا دیا۔ ان خرابیوں کا ملک پر براہ راست اثر نہیں پڑا تاہم سرمایہ کاروں میں خطرے سے گریز کا رجحان بڑھتا جارہا ہے جس کی بنا پر ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سیالیت کے بہاؤ میں کمی آرہی ہے۔ اس کی وجہ سے خساروں کو پورا کرنا مشکل تر ہوگیا ہے۔

[1] 23 مئی 2008ء سے اسٹیٹ بینک نے پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ 150 بیسس پوائنٹ اور مطلوبہ نقد محفوظ 100 بیسس پوائنٹ بڑھا دیا۔ ساتھ ہی اسٹیٹ بینک نے کچھ درآمدات پر 35 فیصد کیش مارجن عائد کردیا۔ مزید برآں یکم جون 2008ء سے بینک نفع نقصان میں شراکت/بچت کھاتوں پر کم از کم 5 فیصد منافع دینے کے پابند ہوں گے۔

مالی سال07ء میں نمایاں طور پر بیرونی سرمایہ کاری (براہ راست اور جزدانی دونوں) کی عدم موجودگی کے باعث جاری حسابات کا بڑھتا ہوا عدم توازن اور برآمدات کی کمزور کارکردگی زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کا سبب بنی۔ ان واقعات کا ایک فطری نتیجہ یہ ہے کہ اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر گرگئی ہے اور گذشتہ ہفتوں میں امریکی ڈالر کی قدر بڑھنے کی وجہ سے روپے کی قدر مزید کم ہوئی۔

1.2 خلاصہ

1.2.1 حقیقی پیداوار کا شعبہ

زراعت

حالیہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ مالی سال کے مقابلے میں مالی سال2008ء میں اہم فصلوں کی مجموعی قدر اضافی میں کمی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ امید یہ تھی کہ اگر گندم کی اس سال کی فصل اپنے ہدف کے قریب آجائے تو خریف کی مایوس کن فصل کی تلافی ہوسکتی ہے لیکن اطلاعات ہیں کہ اس سال گندم کی پیداوار بھی ہدف سے خاصی کم رہ سکتی ہے۔ لہٰذا اہم فصلوں کی مایوس کن کارکردگی کی وجہ سے سالانہ نمو ہدف سے خاصی کم رہے گی۔

اجناس کی قیمتیں مستحکم رہنے کا امکان ہے چنانچہ کاشتکاروں کے لیے ایسی معاون پالیسیاں بنانے کی ضرورت ہے کہ وہ مستقبل میں پیداواری صلاحیت کو نمایاں طور پر بڑھا سکیں۔ جن پہلوؤں پر پالیسی اقدامات درکار ہیں ان میں نرخوں کے فوائد کی منتقلی (فیوچر مارکیٹ کا قیام)، خطرات کا ازالہ (فصلوں کا بیمہ، ذخیرے کی سہولتیں)، زرعی شعبے کے انفراسٹرکچر (پانی کا انتظام، بجلی، کھیت تا منڈی سڑکیں وغیرہ) اور قدر اضافی کے سلسلے میں (مثلاً پروسیسنگ کے ذریعے) مزید سرمایہ کاری شامل ہے۔

زرعی قرضوں کی تقسیم مثبت رجحانات کے ساتھ جاری ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال2008ء کے دوران مجموعی طور پر157.6 ارب روپے کے زرعی قرضے تقسیم کیے گئے جو34.9 فیصد سال بسال اضافہ ہے۔ رواں مالی سال کی ربیع کی فصل میں پانی کی قلت رہی تھی جو مالی سال2009ء کی خریف میں بھی جاری رہنے کا امکان ہے جبکہ خریف م س09ء کے دوسرے مرحلے (جون تا ستمبر) کے دوران مون سون کی بارشیں زیادہ ہونے سے پانی کی دستیابی بہتر ہونے کی توقع ہے۔ جولائی تا مارچ م س08ء کے دوران کھاد کا استعمال9.2 فیصد بڑھ گیا۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں مالی سال2008ء کی ابتدا میں معقول نمو کے جو امکانات پائے جاتے تھے وہ بجلی کے بڑھتے ہوئے بحران اور اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے ساتھ ساتھ ملک میں تقریباً سال بھر سے جاری سیاسی افراتفری کی وجہ سے دھندلا گئے ہیں۔ اس طرح اس شعبے نے رواں مالی سال کے پہلے9 ماہ میں محض4.8 فیصد نمو حاصل کی جبکہ مالی سال2007ء کے اسی عرصے میں یہ نمو9.0 فیصد رہی تھی۔

معلوم ہوتا ہے کہ بجلی کی قلت کی وجہ سے پیش آنے والی رکاوٹوں نے اشیا سازی کی سرگرمیوں پر بہت گہرا اثر ڈالا۔ زیادہ اثر ذیلی شعبے دھات پر

پڑا جو کہ ویسے بھی اسٹیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے متاثر رہا۔ بجلی کی فراہمی میں بار بار کے تعطل اور خام مال کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے ٹیکسٹائل اور کیمیکلز (خصوصاً کاسٹک سوڈا) کے ذیلی شعبوں کی سرگرمیاں بھی متاثر ہوئیں۔

اگرچہ صنعتوں کی بڑی تعداد (15 میں سے 10) اچھی کارکردگی نہیں دکھاسکی ہے تاہم بعض صنعتوں میں اس کا بڑا سبب قلیل مدتی عوامل ہیں، جن میں رواں مالی سال میں کپاس کی خراب فصل (جس سے ٹیکسٹائل اور منسلک صنعتیں متاثر ہوئیں)، سیاسی بے چینی (بالخصوص 27 دسمبر 2007ء کے ردعمل کے واقعات میں اقتصادی نقصانات)، مرمت اور/یا اپ گریڈیشن کے لیے بعض صنعتی یونٹوں (مثلاً پولیسٹر فائبر، کاغذ اور کھاد) کی بندش، اور بجلی کی قلت (مثلاً دھات کی صنعتیں اور کاسٹک سوڈا بنانے والے وغیرہ) شامل ہیں۔

خدمات کا شعبہ

مالی سال 2008ء کے ابتدائی نو ماہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدمات کا شعبہ سالانہ نمو کے مقررہ ہدف کو حاصل کر لے گا۔ تھوک اور خردہ فروشی، ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے ساتھ ساتھ نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی شعبے میں قدر اضافی کی نمو خدمات کے شعبے میں تیزی کا باعث بنی ہے۔ علاوہ ازیں اقامت گاہوں کی ملکیت اور معاشرتی و ذاتی خدمات کے ذیلی شعبوں نے بھی اس کی نمو میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔ تاہم کمرشل بینکوں کی منافع آوری کی سست نمو مالیات و بیمے کے ذیلی شعبے میں نمو میں کمی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

1.2.2 قیمتیں

عالمی گرانی کی بلند سطح کے ملکی گرانی پر خاطر خواہ اثرات مرتب ہوئے ہیں جن سے عہدہ برآ ہونے کے لیے حکومت نے اہم ایندھنوں اور گندم کے نرخوں کو قابو میں رکھنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ مالی سال 2008ء میں قیمتوں کے تمام اشاریوں میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا ہے اور یہ گذشتہ پانچ برسوں کی اوسط کے مقابلے میں کافی حد تک بلند سطح پر رہا ہے۔ اپریل 2008ء کے دوران غذائی اور غیر غذائی دونوں گروپوں کی وجہ سے صارف اشاریہ قیمت گرانی بڑھ کر 17.2 فیصد (سال بسال) ہوگئی۔ خاص طور پر غذائی گرانی اپریل 2008ء میں 25.5 فیصد تک پہنچ گئی۔

حکومتی قرض گیری کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے سخت زری موقف کا مطلوبہ اثر نہ ہوسکا۔ تراشیدہ اوسط کے مطابق قوزی گرانی اپریل 2008ء میں بڑھ کر دوہندسی (14.1 فیصد کی ریکارڈ سطح تک) ہوگئی۔ غیر غذائی غیر توانائی قوزی گرانی، جو اپریل 2008ء میں بڑھ کر 10.8 فیصد تک پہنچ گئی، سے بھی عیاں ہے کہ گرانی کا دباؤ برقرار ہے۔

1.2.3 زر اور بینکاری

مالی سال کے آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے لیے زری پالیسی چلانا مشکل تر ہوتا گیا ہے اور گرانی کا دباؤ مزید بڑھتا ہوا معلوم ہو رہا ہے۔

رسدی دھچکے اور مسلسل بلند طلب سمیت کئی عوامل کی بنا پر گرانی کے دباؤ میں اضافہ ہوا ہے۔ رسدی دھچکوں کی بڑی وجہ اجناس کی عالمی

مہنگائی (جس میں غذائی اشیا اور توانائی کی لاگت میں اتنا بڑا اضافہ شامل ہے جس کی مثال نہیں ملتی) تھی۔ دوسری جانب طلبی دباؤ زیادہ تر مالیاتی خسارے میں اضافے کی صورت میں ظاہر ہوا جسے مرکزی بینک سے حکومت کے قرضوں میں ریکارڈ اضافے سے پورا کیا گیا۔

عالمی منڈی میں اجناس کی بلند قیمتیں ملک میں مہنگائی کو بڑھانے کا سبب بن رہی ہیں اور گذشتہ کچھ برسوں میں عالمی قیمتوں کے اثر میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ (الف) معیشت میں زیادہ کھلا پن پیدا ہوگیا ہے، اور (ب) حکومت نے اہم ایندھنوں (پٹرول اور ڈیزل) کے نرخوں میں اضافے کو، جسے پہلے منجمد کردیا گیا تھا، بتدریج صارفین کو منتقل کرنا شروع کردیا ہے۔

چونکہ بین الاقوامی منڈی میں موجودہ نرخوں کے مستقبل قریب میں اوسط سے بلند تر رہنے کا امکان ہے اس لیے توقع ہے کہ اس کے نتیجے میں گرانی کی توقعات دیرپا ہوں گی۔ یہ شواہد ہیں کہ قوت خرید کی کمزوری اور منافع کے مارجن کے گھٹ جانے سے دورِ ثانی کا گرانی کا دباؤ پیدا ہورہا ہے۔ مزید برآں یہ خطرہ بڑھ رہا ہے کہ اگر زری سختی جاری نہ رکھی گئی تو گرانی کا دباؤ تنخواہوں اور مہنگائی میں مسلسل بلا رکاوٹ اضافے پر منتج ہوگا۔

ساتھ ہی چونکہ بلند مالیاتی خسارے کی وجہ سے زراعانت اور ٹیرف کی کمی کے ذریعے عالمی گرانی کے انتقال اثر کو روکنے کی گنجائش محدود ہے اس لیے زری پالیسی کی مشکلات مزید بڑھ گئی ہیں کیونکہ حکومت مرکزی بینک سے قرض گیری پر زیادہ سے زیادہ انحصار کررہی ہے اور یہ عمل نوعیت کے اعتبار سے بہت گرانی پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ حکومت کی بے ترتیب اور بلامنصوبہ قرض گیری کی وجہ سے پیدا ہونے والی سیالیت نے پالیسی ریٹ سے خردہ ریٹ تک کی ترسیل کو کمزور کردیا ہے۔ مذکورہ دشواریوں پر قابو پانے کے لئے اسٹیٹ بینک سخت زری پالیسی پر عمل پیرا ہے تاہم اس کے ساتھ ساتھ اسے مالیاتی دانش مندی بھی درکار ہے۔

اہم صنعتوں میں عملی رکاوٹوں اور توانائی کی قلت کے علاوہ صارفین کو قرضوں کی فراہمی میں نمایاں کمی کے باوجود قرضوں کی مجموعی طلب بلند رہی۔ اس کا سبب یہ عوامل ہیں: (1) خام مال کی لاگت بڑھنے کے باعث جاری سرمائے میں اضافہ، (2) آئل مارکیٹنگ کمپنیز اور آئی پی پیز کے نرخوں سے متعلق دعووں کے تصفیے کے لیے مالکاری کی ضرورت، اور (3) مارچ 2008ء میں بلند تر معینہ سرمایہ کاری (جو چند شعبوں بشمول ٹیکسٹائل، ریفائنریز اور بجلی میں نظر آتی ہے)۔

1.2.4 مالیاتی صورتحال

جولائی تا مارچ مالی سال2008ء کی سرکاری مالیات کے حکومتی اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں تاہم اسٹیٹ بینک کے اندازے کے مطابق مذکورہ مدت میں بجٹ خسارہ مالی سال2007ء کے مجموعی خسارے (بلحاظ جی ڈی پی) سے کافی زیادہ ہونے کا امکان ہے۔

مالی سال2008ء کی پہلی ششماہی میں 1.8 فیصد کی پست نمو کے بعد توقع ہے کہ محاصل کی نمو بڑھے گی کیونکہ (1) مالی سال2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولیوں میں 31.3 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ اس کے برعکس پہلی ششماہی میں اضافے کی شرح 6 فیصد رہی تھی (2) امریکہ کی جانب سے 281.7 ملین ڈالر اور سعودی عرب سے 300 ملین ڈالر کی اعانت میزانیہ گرانٹس نے غیر ٹیکس محاصل کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران حکومت کی ملکی قرض گیری میں خاصا اضافہ ہوا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خسارہ کافی حد تک بڑھ گیا ہے، تاہم مالی سال 2007ء سے بیرونی مالکاری میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ کمرشل بینکوں کو قرض گیری کی مد میں ادائیگی کی گئی اور نجکاری سے صرف 1.7 ارب روپے (مالی سال 2008ء میں 75 ارب روپے کی وصولی متوقع تھی) کی وصولی ہوئی ہے جس کے باعث اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ 10 مئی 2008ء تک اسٹیٹ بینک سے حکومت کی اضافی قرض گیری 551 ارب روپے ہوگئی ہے اور اس کے نتیجے میں واجب الادا رقومات بڑھ کر 940.6 ارب روپے تک پہنچ چکی ہیں۔ مذکورہ صورتحال کے باعث معیشت پر گرانی کے دباؤ میں مزید اضافہ ہوگیا ہے جبکہ اقتصادی استحکام کو لاحق خطرات بھی بڑھ گئے ہیں۔

رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں 6.4 فیصد اضافے کے بعد تیسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضہ جات کی نمو 5.5 فیصد کی معتدل سطح پر رہی۔ اگرچہ تیسری سہ ماہی میں حکومت نے اسٹیٹ بینک سے خاطر خواہ مالکاری حاصل کی ہے تاہم رواں قرضہ جات کی نمو میں کمی آئی ہے جس کی اہم وجہ کمرشل بینکوں کے خاطر خواہ قرضوں کی واپسی ہے۔ مذکورہ صورتحال کے نتیجے میں مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قرضوں کی نمو اعتدال پر رہی ہے۔

1.2.5 بیرونی شعبہ

ادائیگیوں کا توازن

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران پاکستان کے مجموعی توازن میں مزید انحطاط آیا ہے جبکہ جاری حسابات کے خسارے میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور مالی و سرمائے کے فاضل میں مزید کمی ہوئی ہے۔ مذکورہ عوامل کے نتیجے میں 22 مئی 2008ء تک کے اختتام پر پاکستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کم ہوکر 11.5 ارب ڈالر رہ گئے جبکہ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 13.4 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

جاری حسابات کے خسارے میں زیادہ انحطاط نومبر مالی سال 2008ء اور اس کے بعد آیا ہے جس کی عکاسی ماہانہ اوسط درآمدی بل میں ایک ارب ڈالر کے سال بسال اضافے سے ہوتی ہے۔ درآمدی بل کے بڑھنے کی اہم وجوہات میں عالمی منڈی میں تیل اور دیگر اجناس کی قیمتوں کی ریکارڈ بلند سطح، گندم و کپاس کی درآمد اور مال برداری کی لاگت میں ہونے والا اضافہ ہے۔ مذکورہ عوامل نے برآمدات کی نمو اور جاری منتقلیوں میں ہونے والے خاطر خواہ اضافے کے اثرات کو زائل کردیا۔

سرمائے اور مالی کھاتے کی فاضل رقم کی سطح جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں پست رہی۔ فاضل میں کمی غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری[2] سے رقوم کی بیرونی منتقلیوں کو ظاہر کرتی ہے، جس کی وجوہات میں (الف) اسٹاک مارکیٹ سے سرمائے کے اخراج (ب) عالمی امانتی وصولیوں (جی ڈی آرز) اور (ج) یورو بانڈز کے اجرا میں تاخیر شامل ہیں۔

2 جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کم ہوکر 118 ملین ڈالر رہ گئی جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے کے دوران 1758 ملین ڈالر تھی۔

تجارتی کھاتہ

جولائی تا اپریل مالی سال2008ء کے دوران پاکستان کا تجارتی خسارہ16.8 ارب ڈالر کی ریکارڈ رقم تک پہنچ گیا جو تجارتی خسارے کے سالانہ ہدف سے37.8 فیصد زیادہ ہے۔اس خسارے کی وجہ درآمدات میں بہت اضافہ اور اس کے ساتھ برآمدات کی نمو کا ہدف سے کم رہنا تھا۔جولائی تا اپریل مالی سال2008ء کے دوران برآمدات کی10.2 فیصد سال بسال نمو پچھلے سال سے بہتر تھی تاہم یہ اس عرصے کے لیے12.4 فیصد کے ہدف سے خاصی کم رہی۔[3] جولائی تا مارچ م س08ء کے دوران درآمدات میں اضافے کا سبب طلبی دباؤ کا بڑھنا اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ تھا۔دوسری جانب برآمدات میں اضافہ غیر ٹیکسٹائل اشیا کی بنا پر ہوا اور ٹیکسٹائل کی برآمدات میں کمی ریکارڈ کی گئی۔

3 تجارتی پالیسی میں برآمدات کے لیے مالی سال2008ء کا سالانہ نمو کا ہدف13.1 فیصد مقرر کیا گیا تھا۔